اسلام اور داڑھی

مصنف:
شیخ التفسیر والحدیث استاذ العلماء رئیس التحریر
علامہ مفتی منظور احمد فیضی رضوی مدظلہ العالی

باہتمام:
احمد مدنی (بفرزون)

ناشر: صدیقی پبلشرز (کراچی)

انتساب

الحمد للہ و کفیٰ و الصلوٰۃ و السلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

کاتب الحروف تمام ناظرین کرام کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ داڑھی کے مسئلہ پر فقیر کا قلم اٹھانا کسی فرد معین کو مطعون کرنا مقصود نہیں یہ سیہ کار خود سراپا گناہوں میں مستغرق ہے بلکہ غریب دین اور خونِ شہدا سے پرورده شجر اسلام کی آب یاری وحفاظت و بقا مقصود ہے انما الاعمال با لنات اور فقیر اپنی اس تالیف کو اپنے والد بزرگوار عمدۃ المحققین افضل العارفین استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد ظریف صاحب فیضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف انتساب کا فخر حاصل کرتا ہے۔

رَبنا تقبل منا انك انت السميع العليم

محتاج دعا

محمد منظور احمد فیضی

خادم مدرسہ مدینۃ العلوم فیض آباد اُوچ شریف

(حال مہتمم جامعہ فیضیہ احمد پور شرقیہ بہاولپور)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سوال ......کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ(۱)داڑھی رکھنا کیسا ہے اور کس قدر رکھنی چاہیے؟(۲)داڑھی منڈوانے اور کتروانے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ بعض لوگ صلوا خلف کل بر و فاجر (حوالہ)والی حدیث اور شرح عقائد وغیرہ کی عبارات سے داڑھی منڈوانے والے اور کتروانے اولے کے پیچھے نماز جائز اور دُرست سمجھتے ہیں۔کیا یہ ٹھیک ہے؟

بینوا و توجروا

الجواب (۱)...... حدشرعی قبضہ (اعنی) یکمشت داڑھی بڑھانا واجب ہے اور منڈوانا و حدشرعی سے کم کرنا حرام ہے۔

ملاحظہ ہو: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا (پ۲۸،سورۃ الحشر:۷)

جو کچھ یہ رسول کریم تمہیں دیں اختیار کرو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعو اللّٰہ و اطیعو الرسول و الیٰ الامر منکم (پ۵،سورۃ النساء:۵۹)

اے ایمان والو! اِطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اپنے علماء کی۔

نیز حاکم مطلق فرماتا ہے:

من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ (پ۵،سورۃ النساء:۸۰)

جو رسول کے فرمانے پر چلا اس نے اللہ کا حکم مانا۔

ربّ تعالیٰ ان آیات اور ان جیسی دوسری آیات میں نبی کا حکم بعینہٖ اپنا حکم اور نبی کی اِطاعت اپنی اطاعت بتاتا ہے تو تمام احکام جو حدیث میں ارشاد ہوئے،سب قرآن عظیم سے ثابت ہیں۔لہٰذا داڑھی رکھنے کا حکم جو احادیث (عنقریب بیان ہوں گی) میں وارِد ہوا ہے درحقیقت وہ قرآن کا حکم ہے داڑھی نہ رکھنا صرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم سے بھی منہ موڑنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لقد كان لكم فى رسول الله اسوة حسنة لمن كان يرجوا الله واليوم الآخر و ذكر الله كثيرا

البتہ بے شک تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چال طریقہ میں اچھی ریت ہے

اس کیلئے جو ڈرتا ہے اللہ اور پچھلے دن سے اور بہت یاد کرے اللہ تعالیٰ کی۔ (سورۃ الاحزاب:۲۱)

اس آیتِ کریمہ میں مولیٰ جل وعلا اپنے نبی کریم افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے طریقہ وروش پر چلنے کی ہدایت فرماتا ہے اور مسلمانوں کو یوں جوش دلاتا ہے کہ دیکھو ہماری یہ بات وہ مانے گا جس کے دل میں ہمارا خوف، ہماری یاد، ہم سے اُمید، قیامت سے دہشت ہوگی اور موافق ومخالف حتیٰ کہ تمام جہان جانتا ہے کہ داڑھی رکھنا اس سرورِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتِ دائمہ مستمرہ تھی جس پر تمام عمر مداومت فرمائی محافظت فرمائی، تاکید فرمائی، ہدایت فرمائی۔ بعض احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

☆ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كثير شعر اللحية۔

رواه مسلم و عنه عند ابن عساكر كثير شعر الرأس و اللحية

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک میں بال کثیر وانبوہ تھے۔

(مسلم كتاب الفضائل باب شيبه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، رقم الحديث ٢٣٤٤

الصحة ١٢٧٧ مطبوعه دار ابن حزم بيروت، ابن عساكر)

☆ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كث اللحية

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھنی داڑھی والے تھے۔

(رواه الترمذى فى الشمائل و الطبرانى فى الكبير والبيهقى فى شعب الايمان للبيهقى، رقم الحديث ١٤٣٠،

الجزء الثانى، ص١٥٥ مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، و رواه ايضا الودمانى والبيهقى فى الدلائل

و ابن عساكر فى التاريخ، (ترمذى، ابن عساكر))

☆ اور کث اللحیۃ کے لفظ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بھی مروی ہیں۔ (رواہ ابن عساکر بن ابی ھریرۃ عن علی (ابن عساکر))

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عظیم اللحیۃ (رواہ البیہقی)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مطہر بڑی تھی۔

☆ امیر المؤمنین عمر فاروق وانس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کث اللحیۃ تھے۔ (رواہ ابن عساکر)

☆ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادتِ کریمہ تھی کہ کوئی امر کیسا ہی مرغوب وپسندیدہ ہو، جب شرعاً لازم وضروری نہ ہوتا تو بیان جواز کیلئے کبھی ترک فرمادیتے یا قولاً یا امراً یا تقریراً جواز ترک بتادیتے۔ اسلئے علماء کرام نے سنت کی تعریف میں مع الترک احیانا کا اِضافہ کیا یعنی جسے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اکثر کیا ہو اور کبھی چھوڑ دیا ہو۔ ولہٰذا محققین فرماتے ہیں کہ ایسی مواظبت دائمہ، ہمیشہ دلیلِ وجوب ہے صاحب ہدایہ قرأت فاتحہ اور تکبیرات عیدین کی نسبت فرماتے ہیں: لانھا واجبات لانہ علیہ السلام واظب علیھا من غیر ترکھا مرۃ وھی امارۃ الوجوب (ہدایہ اولین، ص ۱۳۱ ۷) علامہ ابن ہمام فتح القدیر باب الاذان میں فرماتے ہیں: عدم الترک مرۃ دلیل الوجوب ایک دفعہ ترک نہ فرمانا دلیلِ وجوب ہے۔

(فتح القدیر، ج ا ص ۲۱۱ ۷) تو ثابت ہوا کہ داڑھی رکھنا واجب ہے۔

☆ داڑھی منڈوانا تغیرِ خلق اللہ ہے اور تغیر خلق اللہ حرام ہے اور تغیرِ خلق اللہ کرنے والا شیطان کا محکوم ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

و ان یدعون الا شیطانا مریدا ہ لعنه اللّٰه و قال لا تخذن من عبادك نصیبا مفروضا ہ

ولا ضلنهم ولا منینهم ولا مرنهم فلیبتکن اذان الانعام ولامرنهم فلیغیرن خلق اللّٰه

کافرنہیں پوجتے مگر شیطان سرکش کو جس پر خدا نے لعنت کی اور وہ بولا میں ضرور لے لوں گا تیرے بندوں میں سے اپنا حصہ

اور میں انہیں بہکاؤں گا اور ضرور خیالی لالچوں میں ڈالوں گا اور ضرور انہیں حکم دوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے

اور بے شک انہیں حکم دوں گا کہ اللہ تعالیٰ بنائی چیزیں بگاڑیں گے۔ (پ۵، سورۂ نساء: ۱۱۷-۱۱۹)

یہی وہ آیتِ کریمہ ہے جس کی رو سے حضور پرنور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لعن اللّٰه الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن

المغیرات خلق اللّٰه اللّٰه کیلعنت

اللہ کی لعنت بدن گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور منہ کے بال نوچنے والیوں

اور خوبصورتی کیلئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں، اللہ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت کی علت یہی خدا کی بنائی چیز بگاڑنی بتائی بعینہ یہی کیفیت داڑھی منڈوانے کی وجہ ہے۔

متنمصات تغیرِ خلق اللہ کرتی ہیں یونہی داڑھی منڈوانے والے تو یہ بس اسی فلیغیرن خلق اللّٰه میں داخل ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی الاکلیل فی استنباط التنزیل میں زیرِ آیت کریمہ فرماتے ہیں:

یستدل بالاٰیة علی تحریم الخصا والوشم وما یجری مجراہ من الوصل فی الشعر

وبرد الاسنان والتنمص وهو الشتف الشعر من الوجه

اس آیت سے استدلال پکڑا جاتا ہے، خصی کرنے اور گودنے اور جو اس کے قائم مقام ہے

بالوں میں وصل کرنے اور دانتوں میں کھڑکیاں بنانے اور منہ سے بال نوچنے کی حرمت پر۔

علامہ ابوالبرکات نسفی حنفی صاحب کنز الدقائق فرماتے ہیں:

(فلیغیرن خلق اللّٰہ) بالخصاء والوشم او تغییر الشیب بالسواد (ملخصاً)

پس ضرور خدا کی بنائی چیز بگاڑیں گے، خصی کرنے، گودنے اور بڑھاپے کو سیاہی سے تبدیل کرنے سے۔

(مدارک شریف علی ہامش خازن، ج۱ ص۸۹۳)

اور اسی طرح علامہ خازن (تفسیر لباب التاویل، جلد۱، صفحہ۸۹۳ طبع مصر) میں فرماتے ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں:

(فلیغیرن خلق اللّٰہ) عن وجھہ صورۃ او صفۃ و یندرج فیہ فقؤ عین الحامی و خصاء العبید والوشیم والوشیر والمثلۃ و للواطۃ (تفسیر مظہری، ج۲ ص۹۳۲، طبع دہلی)

خدا کی بنائی ہوئی چیز ضرور بگاڑیں گے اپنے چہروں سے صورۃ یا صفتہ اور داخل ہے

اس میں اونٹ کی آنکھ پھوڑنا اور غلام کو خصی کرنا اور بدن گودنا اور دانتوں کو تیز کرنا اور مثلہ اور لونڈے بازی کرنا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی حنفی زیرِ آیت مذکور المغیر ات خلق اللہ فرماتے ہیں:

علت و حرمت مثلہ و حلق لحیہ و امثال آن نیز ہمین است (اشعۃ اللمعات)

اور مثلہ کرنا داڑھی منڈوانے اور اس جیسے دوسرے کاموں کی حرمت کی علت یہی تغیر خلق اللہ ہے۔

☆ داڑھی شعارِ دین ہے۔ اس کو منڈوانا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ذالك و من یعظم شعائر اللّٰہ فانھا من تقوی القلوب (پ۱۷، سورۃ الحج:۳۲)

بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔

اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہراؤ اللہ کے نشان۔

نیز ربّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

یایھا الذین اٰمنوا لا تحلوا شعائر اللّٰہ (پ۶، المائدہ:۲)

اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہراؤ اللہ کے نشان۔

علامہ بدرالدین عینی حنفی عمدۃ القاری شرح بخاری میں ختنہ کی نسبت نقل فرماتے ہیں:

انہ شعائر الدین کا لکلمۃ و بہ یتمیز المسلم عن الکافر (عمدۃ القاری شرح البخاری)

ختنہ شعارِ دین ہے جیسے کلمہ اور اسی ختنہ کے سبب کافر سے مسلم کی تمیز ہوتی ہے۔

جب ختنہ (جو امر مخفی ہے) شعار اسلام ہے تو داڑھی (جو ظاہر ہے) بطریق اولیٰ شعارِ اسلام ہے۔ لہٰذا بحکم قرآن اس کے ازالہ کو حلال ٹھہرا لینا حرام اور اس کی تعظیم تقوائے قلوب کا کام دیتی ہے۔

ربِّ کریم کاارشاد ہے:

ثم اوحینآ الیك ان اتبع ملة ابراھیم حنیفا ط (پ۱۴،سورۃ النحل:۱۲۳)

پھر ہم نے تمہیں وحی بھیجی کہ دینِ ابراہیم کی پیروی کرو جو ہر باطل سے الگ تھا۔

نیز فرماتا ہے:

واتبع ملة ابراھیم حنیفا ط (پ۵،سورۃ النساء:۱۲۵)

اور تابعداری کرو دین ابراہیم کی جو ہر باطل سے الگ تھے۔

خداوندِ قدوس کاارشاد ہے:

قل بل ملة ابراھیم حنیفا ط (سورۃ النساء)

فرماؤ دینِ ابراہیم ہی ہے جو ہر باطل سے جدا ہے۔

اور اللہ عزَّ وجل کاارشاد ہے:

ومن یرغب عن ملة ابراھیم الا من سفه نفسه (پ۱،سورۃ البقرۃ:۱۳۰)

اور کون منہ پھیرے دینِ ابراہیم سے مگر بیوقوف۔

نیز ربُّ العالمین کاارشاد ہے:

قل صدق اللہ فاتبعو ملة ابراھیم حنیفا (پ۴،سورۃ آل عمران:۹۵)

فرماؤ اللہ سچا ہے تو ابراہیم کے دین پر چلو جو ہر باطل سے جدا تھے۔

ربِّ کریم فرماتا ہے:

قد کانت لکم اسوة حسنة فی ابراھیم والذین معه (پ۲۸،سورۃ الممتحنۃ:۴)

بے شک تمہارے لئے اچھی پیروی تھی ابراہیم اور اس کے ساتھ والوں میں۔

احکم الحاکمین فرماتا ہے:

لقد کان لکم فیھم اسوة حسنة لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر ط

ومن یتول فان اللہ ھو الغنی الحمید (پ۲۸،سورۃ الممتحنۃ:۶)

بے شک تمہارے لئے ان (ابراہیم اور اس کے ساتھ والوں) میں اچھی پیروی تھی اسے جو اللہ اور پچھلے دِن کا اُمیدوار ہو اور جو منہ پھیرے تو بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا۔

ہر ذی علم جانتا ہے کہ داڑھی بڑھانا ملّتِ ابراہیمی کا مسئلہ ہے اور ان آیات میں ربِّ تعالیٰ نے ملّتِ ابراہیمی علیہ السلام کی اتباع کا حکم ہے اور اس سے اعراض کو سخت حماقت اور سفاہت فرمایا۔

☆ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدىٰ ويتبع غير سبيل المؤمنين

نولهٖ ما تولىٰ ونصلهٖ جهنم وساءت مصيرا

جوخلاف کرے رسول کا حق واضح ہونے پر اور چلے راہِ مسلمانان کے سوا

ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں اور جہنم میں ڈال دیں اور کیا بری پلٹنے کی جگہ ہے۔

ہر ذی علم سے مخفی نہیں کہ صحابہ، اہل بیت، تابعین، سلف صالحین تمام مسلمان کاملین نے داڑھی رکھی اور ان کے طریقہ کو چھوڑنے پر اللہ تعالیٰ جہنم کی وعید سناتا ہے۔

امام اجل محمد بن علی مکی طريق المريد للوصول الى مقام التوحيد پھر امام غزالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں:

وهذا لفظ المكى قال وفى ذكر سنن الجسد ذكر ما فى اللحية من المعاصى والبدع المحدثة قد ذكر فى بعض الاخبار ان الله تعالىٰ ملٰئكة يقسمون والذين زين بنى ادم باللحى وفى وصف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه كان كث اللحية وكذالك ابو بكر وكان عثمان طويل اللحيه رقيقها وكان على عريض اللحية قد ملأت ما بين منكبيه ووصف بعض بنى تميم من رهط الاهنف بن قيس قال (وعبارة الاحياء قال اصحاب الاحنف بن قيس) وددنا ان الشترينا للاحنف لحيته بعشرين الفافلم يذكر حتفه فى رجله ولا عوره فى عينه وذكر كراهية عدم لحيته وكان عاقلا حليما وقد روينا من غريب وتاويل قوله تعالىٰ يزيد فى الخلق ما يشاء مقال اللحى وذكر عن الشريح القاضى قال (ولفظ الاحياء قال الشريح) وددت لو ان لى لحية بعشرة الاف ففى اللحية من بقايا الهوى دقائق أفات النفوس ومن البدع المحدثة اثنتا عشرة خصلة من ذالك النقصان منها (اى من اللحية) وذلك مثلة وذكر جماعة ان هذا من اشراط الساعة ٥ ملخصاً

یعنی یہ ذکر ہے ان معصیتوں اور نوپیدا بدعتوں کا جو لوگوں نے داڑھی میں نکالیں۔ حدیث میں ہے، اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں کہ یوں قسم کھاتے ہیں، اس کی قسم جس نے فرزندانِ آدم کو داڑھی سے زینت بخشی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حلیہ شریف میں ہے ریش مبارک گھنی تھی اور ایسے ہی ابوبکر صدیق اور عثمان غنی کی داڑھی دراز باریک تھی، مولیٰ علی کی داڑھی چوڑی سارا سینہ بھرا تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہم احنف بن قیس (کہ اکابر ثقات تابعین وعلماء وحکماء کاملین سے تھے زمانہ رسالت میں پیدا ہوئے ۶۷ھ یا ۷۲ھ میں وفات ہوئی) عاقل وحلیم تھے (پاؤں میں کج تھا ایک آنکھ جاتی رہی تھی داڑھی خلقۃً نہ نکلی تھی) ان کے اصحاب نہ اُس کج پر افسوس کرتے، نہ یک چشمی پر بلکہ داڑھی نہ ہونے کی کراہت ذکر کرتے اور کہتے ہیں تمنا ہے کاش اگر بیس ہزار کو ملتی تو احنف کیلئے داڑھی خریدتے۔ نادر تفسیروں سے یہ آیہ کریمہ (یزید فی الخلق ما یشاء) کی تفسیر میں ہمیں روایت پہنچی کہ اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے صورت میں جو چاہے اس سے داڑھی مراد ہے۔ شریح قاضی (خلقۃً جن کی داڑھی نہ تھی) وہ فرماتے کہ مجھے آرزو ہے کاش دس ہزار دے کر داڑھی مل جاتی تو داڑھی میں شیطانی خواہشوں کے بقایا اور نفسانی آفتوں کے دقائق اور نوپیدا بدعتوں سے بارہ باتیں لوگوں نے ایجاد کیں ہیں، من جملہ داڑھی کم کرنا اور یہ مثلہ یعنی صورت بگاڑنا ہے اور ایک جماعت علماء سے مروی ہے کہ قیامت کی نشانیوں سے ہے داڑھی منڈوانا اور ایک مشت سے کم کرنا۔

مدارج میں ہے:

آوردہ اند کہ لحیہ امیر المؤمنین علی پر میکرد سینہ را ھمچنیں لحیہ امیر المؤمنین عمر و عثمان رضی اللہ عنہم و در حلیہ حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ اند کہ کان طویل اللحیۃ و عریضھا

روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی داڑھی سینہ کو پر کرتی تھی

اور سرکارِ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حلیہ میں لکھا ہے کہ آپ کی داڑھی لمبی اور چوڑی تھی۔

احادیثِ مبارکہ

☆ امام مالک، احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ وطحاوی حضرت عبداللہ بن عمر سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

خالفوا المشركين احفوا الشوارب و اوفروا اللحية (وفی رواية البخاری) انهكو الشوارب واعفوا اللحی (وفی رواية مسلم والترمذی و ابن ماجة والطحاوی) احفوا الشوارب و اعفوا الحی (وفی رواية مسلم والترمذی) امر عليه الصلوٰة والسلام باحفاء الشوارب و اعفاء اللحی (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ طحاوی، مؤطا امام مالک، مسند امام احمد)

مشرکوں کا خلاف کرو، موچھیں پست کرو اور داڑھی کثیر وافر رکھو (بخاری کی ایک روایت میں ہے) موچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور طحاوی کی روایت میں ہے) موچھیں خوب پست کرو اور چھوڑ رکھو داڑھیاں۔

☆ احمد مسند، مسلم صحیح، طحاوی آثار، ابن عدی کامل، طبرانی اوسط میں فرماتے ہیں:

جزوا الشوارب وارخوا اللحی خالفو المجوس

موچھیں کتراؤ اور داڑھیاں بڑھنے دو آتش پرستوں کا خلاف کرو۔

☆ امام طحاوی شرح معانی الآثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

احفوا الشوارب واعفوا اللحی ولا تشبهوا باليهود

موچھیں پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو یہودیوں کی صورت نہ بناؤ۔

☆ ابن سعد طبقات میں عبداللہ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ربی امرنی ان احفی شاربی واعفی لحيتی

میرے ربّ نے مجھے حکم دیا ہے کہ موچھیں پست کروں اور داڑھی کو معاف کروں۔

☆ امام محمد بن علی مکی دقائق الطریقہ میں حضرت کعب احبار وابی الجلا سے ذکر فرماتے ہیں:

يكون فی آخر الزمان قوم يقصون لحاهم اولٰئك لاخلاق لهم

آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ داڑھیاں کتریں گے وہ نرے بے نصیب ہیں نہ دین میں حصہ ہے نہ آخرت میں۔

اقوال آئمہ و علماء کرام و فقہاء عظام

(۱تا۵) فتح القدیر، بحرالرائق، غنیۃ ذوی الاحکام، درمختار، مراقی الفلاح میں ہے:

الاخذ من اللحية و هى دون القضبة كما يفعله بعض المغاربة و مخنثة الرجال فلم يحبه احد و اخذ كلها فعل مجوس الاعاجم واليهود والهنود و بعض اجناس الافرنج

جب داڑھی ایک مشت سے کم ہو تو اس میں سے کچھ لینا جس طرح بعض مغربی اور زنانے خسرے کرتے ہیں یہ کسی کے نزدیک حلال نہیں اور سب لے لینا مجوسیوں، یہودیوں، ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے۔

(۶تا۱۲) ہدایہ، تبیین الحقائق، تکملہ بحرالرائق، غنیۃ، فتح اللہ المعین، حاشیہ کنز، طحاوی حاشیہ تنویر اور شامی ہے:

يؤدب على ذالك لارتكاب المحرم (هذا لفظ الكل الا الطرفين فلفظهما يؤدب على ارتكاب مالا يحل)

داڑھی منڈوانے والے کو سزا دی جائے کہ وہ حرام کا مرتکب ہوا۔

(۱۳تا۱۷) علامہ تورپشتی کی شرح مصابیح، طیبی، مرقات، مجمع البحار، لمعات میں ہے:

قص اللحية كان من ضيع الاعاجم و هو اليوم شعار من المشركين كالافرنج والهنود و من لاخلاق لهم فى الدين من الفرق الموسومة بالقلندرية طهر الله عنهم حوزة الدين

داڑھی کتروانا پارسیوں کا کام تھا اور اب کافروں کا شعار ہے جیسے فرنگی، ہندو اور وہ فرقے جن کا دین میں کچھ حصہ نہیں جو قلندریہ کہلاتے ہیں اللہ تعالیٰ اسلامی حصوں کو ان سے پاک کردے۔

(۱۸، ۱۹) امام کردی وجیز میں فرماتے ہیں:

لا يحل للرجل ان يقطع اللحية هكذا قال الامام ابو بكر نقله فى النوازل و نصاب

مرد کیلئے داڑھی قطع کرنا حرام ہے۔

(۲۰) درمختار میں ہے:

يحرم على الرجل قطع لحيية مرد کو داڑھی قطع کرنا حرام ہے۔

(۲۱) علامہ علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں:

حلق اللحية منهي عنه داڑھی منڈوانا ممنوع ہے۔

(۲۲) علامہ خفاجی شرح شفاء میں فرماتے ہیں:

اما حلقها فمنهی عنه لانه عادة المشركين

داڑھی منڈوانا منہی عنہ ہے کیونکہ یہ مشرکین کی عادت ہے۔

(۲۳) شیخ المحققین حضرت سیّدی ومولائی الشاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

حلق کردن لحیه حرام است و روش افرنج و هنود و جوالقیان است که ایشاں را قلندریه گویند و گذاشتن آں بقدر قبضه واجب است (اشعۃ اللمعات، ج ا ص ۲۱۲) وآنکه آنرا سنت گویند بمعنی طریقه مسلوك دردین است یا بجهت آنکه ثبوت آں بسنت است چنانکه نماز عید را سنت گفته اند

داڑھی منڈوانا حرام ہے اور فرنگی ، ہندوؤں اور قلندریوں کی روش ہے، ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے اور داڑھی رکھنے کو سنت کہنا اس معنی میں ہے کہ دینی طریقہ ہے یا اس لحاظ سے سنت کہتے ہیں کہ اس کا ثبوت سنت سے ہے، جیسا کہ نماز عید کو سنت کہتے ہیں حالانکہ واجب ہے نیز ہدایہ میں میں ہے کہ وجوبه (ای الوتر) ثبت بالسنة و هو المعنی بما روی عنه (ای الامام الاعظم) انه سنة یعنی امام ابوحنیفہ سے جو یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ سنت ہے وہ اس لحاظ سے کہ ان کا وجوب سنت سے ہے نہ یہ کہ وہ واجب نہیں بلکہ امام صاحب کے نزدیک واجب ہیں اور اسی طرح داڑھی رکھنا ہے کہ ان کا وجوب چونکہ سنت سے ثابت ہے لہٰذا سنت کہتے ہیں، حالانکہ ہے واجب۔

(۲۴) علامہ بدرالدین عینی حنفی بنایہ میں فرماتے ہیں:

والقصر سنة فماذا علی قبضة قطعها (بنایہ علی ہامش ہدایہ، ۱۲۰، مطبع علیمی)

ایک مشت سے زائد داڑھی کا قطع کرنا سنت ہے۔

کتب فقہ وحدیث کی تصریح سے اس کی حد ایک مشت ہے اس سے کم کرنا کسی نے حلال نہ جانا، قبضہ سے زائد کا قطع کرنا مسنون ہے۔

(۴۵) داڑھی منڈانا مثلہ یعنی صورت بگاڑنا اور مثلہ حرام ہے۔

ہدایہ میں ہے:

حلق الشعر فی حقها مثلة كحلق اللحية فی حق الرجال (ہدایہ، ج ا ص ۲۳۵ علیمی)

عورت کے حق میں سر کے بال منڈانا مثلہ ہے، جیسے داڑھی منڈانا مردوں کے حق میں مثلہ ہے۔

کافی شرح وافی میں ہے:

الحلق فی حقها مثلة والمثلة حرام وشعر الرأس زينة لها كاللحية للرجال

سر کے بال منڈانا عورت کے حق میں مثلہ ہے اور مثلہ حرام ہے اور سر کے بال عورت کی زینت ہیں جیسے داڑھی مردوں کیلئے زینت۔

ابو بکر مسعود کاشانی بدائع میں، علی قاری مسلک میں فرماتے ہیں:

حلق اللحية من باب المثلة — داڑھی منڈانا بھی مثلہ کرنا ہے۔

تبیین الحقائق میں ہے:

لا ياخذ من لحيته شيئا لانه مثلة

قبضہ سے داڑھی بالکل نہ کٹوائے اس لئے کہ یہ مثلہ ہے۔

اور یہی مضمون بحر الرائق، طحطاوی، برجندی، شرح لباب میں ہے کہ مرد کا داڑھی منڈوانا و کتروانا مثلہ ہے۔

مثلہ کے ناجائز ہونے پر احادیث اور مثلہ کرنے پر وعیدیں

(۱) امام احمد بخاری مسلم ونسائی نے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لعن اللّٰہ من مثل بالحیوان

اللہ کی لعنت اس پر جس نے جاندار کو مثلہ کیا۔

اور طبرانی سند صحیح سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

من مثل بالحیوان فعلیہ لعنۃ اللّٰہ والملائکۃ والناس اجمعین

جس نے جاندار کو مثلہ کیا اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

(۲،۳،۴) شافعی، احمد، دارمی، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، طحاوی، ابن حبان، بیہقی، ابن الجار حضرت بریدہ سے راوی اور امام احمد مسند، ابن ماجہ سنن قاضی عبدالجبار بن احمد اپنی امالی میں حضرت صفوان بن عسال سے، حاکم مستدرک میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تمثلوا (وزاد الحاکم) فھٰذا عھد اللّٰہ وسیرۃ نبیہ

مثلہ نہ کرو، یہ اللہ تعالیٰ کا عہد اور اس کے نبی کا شیوہ ہے۔

(۵) بیہقی سنن میں مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تمثلوا بآدمی ولا بھیمۃ مثلہ نہ کرو، نہ کسی آدمی کو نہ چوپائے کو۔

(۶،۷،۸) احمد و بخاری عبداللہ بن زید سے، احمد وابوبکر بن شیبہ حضرت زید بن خالد سے اور طبرانی حضرت ایوب انصاری سے روایت کرتے ہیں:

نھیٰ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النھبۃ والمثلۃ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹ اور مثلہ سے منع فرمایا۔

(۹،۱۰) ابن ماجہ حضرت ابوسعید خدری اور امام طحاوی وطبرانی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹ اور مثلہ سے منع فرمایا۔

(۱۱تا۱۵) یہی مضمون ابن شیبہ، امام طحاوی، حاکم، ابن قانع وابن مندہ نے بھی روایت کیا ہے۔

(۱۶، ۱۷) ابن عساکر وابن النجار حضرت صدیقہ سے راوی اور ابن ابی شیبہ عطا سے راوی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو یہاں مثلہ کرے گا روزِ قیامت اسے اللہ تعالیٰ مثلہ کرے گا۔

(۱۸) طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من مثل بالشعر فليس له عند الله خلاق

جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے گا اللہ عزوجل کے ہاں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

یہ حدیث شریف خاص بالوں کے مثلہ میں ہے اور بالوں کا مثلہ وہ ہے جو ابھی علماء وفقہاء کے اقوال سے گزرا کہ عورت کا سر منڈانا اور مرد کا داڑھی منڈانا مثلہ ہے۔ داڑھی منڈانا مجوس، یہود ومشرکین کی خصلت ہے (كما سبق) اوران سے تشبہ حرام ہے۔

لہٰذا داڑھی منڈانا حرام ہے۔

بدائع امام ملک العلماء وشرح منسک متوسط میں ہے:

حلق اللحية تشبه بالنصارىٰ داڑھی منڈانا نصاریٰ سے تشبہ ہے۔

علامہ طحطاوی نے فرمایا:

والتشبه بهم حرام ان سے (نصاریٰ) سے تشبہ حرام ہے۔

سنت پر عمل کرنے کی ترغیب اور اس سے انحراف پر ترھیب کی چند احادیث

(۱) ابن ماجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

من لم یعمل بسنتی فلیس منی

جو شخص میری سنت پر عمل نہ کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔

(۲) مسند الفردوس میں ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لیس منا من عمل بسنة غیرنا

وہ ہمارے گروہ سے نہیں جو ہمارے غیر کی سنت پر عمل کرے۔

(۳) ابن عساکر حضرت ابوایوب انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من رغب عن سنتی فلیس منی

جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔

(۴) خطیب حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

من خالف سنتی فلیس منی

جس نے میری سنت کی مخالفت کی وہ میرے گروہ سے نہیں۔

الحمدللہ عزّ وجل کہ اس مذکورہ بالا تحریر سے سوال اوّل کا جواب شافی کافی اور روزِ روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ یک مشت داڑھی رکھنا واجب اور اس سے کم کرنا حرام۔ یہ بھی یاد رہے کہ ایک مشت ٹھوڑی سے نیچے ہو نہ زیر لب سے (ھٰکذا قال قطب الاقطاب سیّد العارفین سیّدنا الشاہ جمالی علیہ الرحمة فی الایام واللیالی) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔

مسئلہ ...... کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ داڑھی شرعی کتنی ہونی چاہیۓ؟ بینوا و توجروا

الجواب......ٹھوڑی سے نیچے چار اُنگل چاہیۓ۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم (احکام شریعت، ج۲ص ۱۸۱)

اللھم ثبتنا علی صراط المستقیم و دین سیّد المرسلین ولا تجعلنا فتنة للقوم الظالمین

﴿ جواب سوال دوم ﴾

داڑھی منڈانے والا ایک مشت سے کم رکھنے والا فاسق مُعلن یعنی علی الاعلان فسق کرنے والا ہے۔

فاسق دو قسم ہے: معلن و غیر معلن۔ فاسق معلن کے احکام زیادہ سخت ہے بہ نسبت فاسق غیر معلن کے۔ (محصلہ شرح وقایہ، ج۲ ص۲۹ و فتاویٰ عبدالحی، ج۱ ص۱۰۰، طبع لاہور) اور اس کا یہ فسق نماز میں بھی موجود ہے، اس کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور لوٹانی واجب ہے۔

(۱) ابن ماجہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں، حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا یومن فاجر مؤمنا الا ان یقھرہ بسلطانہ یخاف سیفہ او سوطہ

ہرگز کوئی فاسق کسی مسلمان کی امامت نہ کرے، مگر یہ کہ وہ اس کو بزورِ سلطنت مجبور کرے کہ اس کی تلوار یا کوڑے سے ڈرے۔

(۲) بلکہ ابن شاہین نے کتاب الافراد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تقربوا الی اللہ ببغض اھل المعاصی والقوھم بوجوہ مکفھرۃ والتمسوا رضاء اللہ بسخطھم و تقربوا الی اللہ بالتباعد عنھم (کتاب الافراد)

اللہ کی طرف تقرب کرو فاسقوں کے بُغض سے اور ان سے ترش رو ہو کر ملو
اور اللہ کی رضامندی ان کی خفگی میں ڈھونڈو اور اللہ کی نزدیکی ان کی دوری سے چاہو۔

(۳) منتیۃ المصلی میں ہے:

وکرہ امامۃ الفاسق — فاسق کو امام بنانا مکروہ ہے۔ (منیۃ المصلی، ص۳۲۷)

(۴) قدوری میں ہے:

ویکرہ تقدیم الفاسق — فاسق کو امام بنانا مکروہ ہے۔ (قدوری، ص۳۶)

(۵) کنزالدقائق میں ہے:

کرہ امامۃ الفاسق — فاسق کی امامت مکروہ ہے۔ (کنزالدقائق، ص۳۶)

(۶) شرح وقایہ میں ہے:

فان امّ فاسق کرہ — اگر امامت کرے فاسق تو مکروہ ہے۔ (شرح وقایہ، ص۱۵۷)

(۷) ہدایہ میں ہے:

یکرہ تقدیم الفاسق لانہ لایہتم لامر دینہ (ہدایہ، ص ۱۰۱)

فاسق کو امام بنانا مکروہ ہے کیونکہ وہ دین کے معاملات کی پرواہ نہیں کرتا۔

(۸) رسائل الارکان میں ہے:

و یکرہ امامۃ الفاسق بعد الاعتماد علی الاتیان بشروط الصلوٰۃ علی وجہ الاحتیاط (ص ۹۸)

(۹) فتح القدیر میں ہے:

و فی الدرایۃ قال اصحابنا لا ینبغی ان یقتدی بالفاسق و علیٰ ہذا فیکرہ فی الجمعۃ اذا تعددت اقامتہا فی المصر علی قول محمد وھو المفتی بہ (فتح القدیر، ج ۱ ص ۲۴۷)

ہمارے اصحاب فرماتے ہیں فاسق کی اقتدا نہ کی جائے اور اس قول کی بنا پر جمعہ میں بھی اقتدا مکروہ ہے جبکہ شہر میں متعدد مقامات پر ہوتا ہو امام محمد کے قول پر اور فتویٰ اسی پر ہے۔

(۱۰) عنایہ میں ہے:

و قال مالک لا تجوز خلفہ امام مالک نے فرمایا فاسق کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ (عنایہ، ج ۱ ص ۲۴۷)

(۱۱) مولانا وصی احمد صاحب محدث سورتی التعلیق المجلی میں علامہ شرنبلالی سے ناقل ہیں:

کرہ امامۃ الفاسق العالم بعد م اہتمامہٖ بالدین فیجب اہانتہ شرعا فلا یعظم بتقدیمہٖ للامامۃ و اذا تعذر منعہ ینتقل عنہ الی غیر مسجدہٖ للجمعۃ وغیرہا (التعلیق المجلی علی ہامش منیۃ المصلی ۲ ص ۳۶۲)

فاسق عالم کی بھی امامت مکروہ ہے، دین کی پرواہ نہ کرنے کی وجہ سے، تو شرعاً اس کی اہانت واجب ہے۔ پس اس امام کو بنا کر اس کی تعظیم نہ کی جائے گی، جب (اس کو امامت سے) روکنا مشکل ہو تو کسی اور مسجد میں چلا جائے جمعہ ہو یا غیر جمعہ۔

(۱۲) نیز اسی میں ہے:

لو قدموا فاسقا یا ثمون بناء علی ان کراہۃ تقدیمہ کراہۃ تحریم ولذالم تجز الصلوٰۃ خلفہ اصلا عند مالک و روایۃ عن احمد (التعلیق المجلی علی ہامش منیۃ ۳ ص ۳۶۳)

اگر لوگ فاسق کو امام بنائیں تو گنہگار ہوں گے، اس بنا پر کہ اس کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے

اور اسی لئے امام مالک کے نزدیک اور امام احمد کی ایک روایت میں ہے کہ فاسق کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں۔

(۱۳) نیز اسی میں ہے:

قال اصحابنا رحمهم الله لا ينبغي ان يقتدى به اى بالفاسق (التعليق، ج ۳ ص ۳۷۳)

ہمارے اصحاب نے فرمایا کہ فاسق کی اقتدا نہ کی جائے۔

(۱۴) شرح عقائد اور اس کی شرح نبراس میں ہے:

و ما نقل عن بعض السلف كالامام ابی حنيفة من المنع عن الصلوٰة خلف الفاسق والمبتدع فمحمول على الكراهة اذ الكلام فی كراهة الصلوٰة خلف الفاسق والمبتدع (نبراس، ص ۵۴۴)

اور وہ جو بعض سلف صالحین جیسے امام ابوحنیفہ سے منقول ہے کہ فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز ممنوع ہے تو یہ قول کراہت پر محمول ہے اس لئے کہ فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز کے مکروہ ہونے میں کسی کو کلام نہیں۔

(۱۵) مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں علامہ حسن بن عمار حنفی فرماتے ہیں:

كره امامة الفاسق العالم لعدم اهتمامه بالدين فيجب اهانته شرعا فلا يعظم بتقديمه للامامة و اذا تعذر منعه ينتقل عنه الى غير مسجده للجمعة وغيرها (مراقی الفلاح علی ہامش الطحطاوی، ص ۱۸۱، طبع مصر)

فاسق عالم کی بھی امامت مکروہ ہے۔ دین کی پرواہ نہ کرنے کی وجہ سے تو اس کی شرعاً اہانت واجب ہے پس اس کو امام بنا کر اس کی تعظیم نہ کی جائے گی اور جب روکنا مشکل ہو تو کسی اور مسجد میں چلا جائے جمعہ ہو یا غیر جمعہ۔

(۱۶) طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح میں علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی حنفی فرماتے ہیں:

قوله: (فتجب اهانته شرعاً فلا يعظم بتقديمه للامامة) تبع فيه الزيلعی و مفاده كون الكراهة فی الفاسق التحريمية

صاحب مراقی علامہ حسن کا قول فتجب اهانته الخ وہ اس میں زیلعی شارح کنز کے تابع ہوئے اس کا مفاد یہ ہے کہ فاسق کی امامت میں کراہت تحریمی ہے۔

(۱۷) حاشیہ شرح علاقی میں ہے:

اما الفاسق الاعلم فلا يقدم لان فی تقديمه تعظيمه و قد وجب عليهم اهانته شرعاء مفاد هذا كراهة التحريم فی تقديمه (ابوالسعود)

بڑے عالم فاسق کو بھی امام نہ بنایا جائے گا، اس لئے کہ اس کے امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ شرعاً لوگوں پر فاسق کی اہانت واجب ہے اس کا مفاد یہ ہے کہ اس کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔

(۱۸) علامہ حلبی غنیہ میں فرماتے ہیں:

لو قدموا فاسقا یاثمون علیٰ کراهة تقدیمه کراهة تحریم لعدم اعتنائه بامور دینه (غنیہ،ص۴۷۹)

لوگ اگر فاسق کو امام بنائیں گے تو گنہگار ہوں گے، اس لئے کہ فاسق کو امام بنانا وجہ اس کی بے پرواہی کے مکروہ تحریمی ہے۔

(۱۹، ۲۰، ۲۱) وهكذا فی حاشیة الطحطاوی علی الدر وهکذا قال الزیلعی فی تبیین الحقائق کما تقدم وهذا مفاد من فتاویٰ الحجة اوراسی طرح حاشیہ طحطاوی علی الدر میں اوراس طرح امام زیلعی نے تبیین الحقائق میں فرمایا، جیسا کہ گزرا اور یہی فتاوی حجت سے مستفاد ہے۔

(۲۲) غنیہ میں ہے:

لم تجز الصلوة خلفه اصلا عند مالك و روایة عن احمد (غنیہ،ص۴۷۹)

امام مالک کے نزدیک اور امام احمد کی ایک روایت میں فاسق کے پیچھے بالکل نماز ہوتی ہی نہیں۔

(۲۳) نیز کچھ آگے اسی غنیہ میں ہے:

قال اصحابنا لا ینبغی ان یقتدی به (غنیہ،ص۴۷۹)

ہمارے اصحاب نے فرمایا، فاسق کی اقتدا نہ کی جائے۔

(۲۴) شیخ الاسلام والمسلمین مجدد مائۂ حاضرہ سیّدنا اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاویٰ رضویہ میں ہے:

مسئلہ...... جو شخص داڑھی اپنی مقدار شرع سے کم رکھتا ہے اور ہمیشہ ترشواتا ہے اس کا امام کرنا نماز میں شرعاً کیسا حکم رکھتا ہے؟

الجواب...... وہ فاسق معلن ہے اور اُسے امام کرنا گناہ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہِ تحریمی۔

غنیہ میں ہے: لو قدموا فاسقا یاثمون (فتاویٰ رضویہ، ج۳ص۲۱۹)

(۲۵) نیز شیخ الاسلام سیّدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ میں ہے:

مسئلہ ...... قاری مکہ معظمہ کا قرأت سیکھا ہوا اور وہاں پر چند سال رہ کر معلمی کیا۔ لیکن داڑھی ترشواتا ہے، آیا اس کے پیچھے نماز پنجگانہ اور جمعہ جائز ہے یا نہیں۔ بینوا و توجروا

الجواب ...... داڑھی ترشوانے والے کو امام بنانا گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب اور مکہ معظمہ میں رہ کر قرأت سیکھنا فاسق کو غیر فاسق نہ کردے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲۶) مولوی عبدالحی لکھنوی عمدۃ الرعایہ میں لکھتے ہیں:

الکراھۃ فی تقدیمہ تحریمۃ فاسق کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔ (عمدۃ الرعایۃ علی ہامش شرح الوقایۃ، ج ا ص ۱۶۷)

(۲۷) نیز مولوی عبدالحی لکھنوی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے، نماز فاسق کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے۔ (مجموعہ فتاویٰ عبدالحی، ج ۲ ص ۱۰۰)

(۲۸) صدرالشریعہ حضرت مولانا امجد علی صاحب فرماتے ہیں، فاسق معلن کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ۔ (درمختار، ردالمختار وغیرہا بہارِ شریعت، ج ۳ ص ۱۱۶)

(۲۹) حضرت مولانا شاہ محمد رکن الدین صاحب نقشبندی لکھتے ہیں:

مسئلہ ...... وہ کون ہے جس کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی ہے؟

الجواب...... وہ فاسق ہے۔ (شامی رکن الدین، ص ۱۱۰)

(۳۰) فریق آخر کے مسلّم پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم میں بھی موجود ہے کہ داڑھی منڈوانے والے کو امام بنانا حرام ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی۔ (فتاویٰ رشیدیہ، حصہ دوم، ص ۱۸)

(۳۱) دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی لکھا ہے کہ فاسق اور بدعتی کو امام بنانا مکروہِ تحریمی ہے۔ (بہشتی زیور، ج ا ص ۵۳ طبع لاہور، ص ۹۲ طبع دہلی)

(۳۲) مولوی اعزاز علی حاشیہ کنز میں شرح نقایہ سے ناقل ہے:

قوله کره امامة الفاسق والمبتدع (ملخصاً) والفاسق والمبتدع

فی امامتها تعظیمهما و قد امرنا باهانتها (بلفظه)

یعنی فاسق اور بدعتی کی امامت مکروہ ہے، اس لئے کہ ان کو امام بنانے میں ان کی تعظیم ہے اور ہمیں ان کی اہانت کا حکم دیا گیا ہے۔

اور مکروہِ تحریمی حرام کے قریب ہے۔ حضرات شیخین اور امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں یہ اختلاف بتایا جاتا ہے کہ اِن کے نزدیک مکروہِ تحریمی عین حرام ہے اُن کے نزدیک اقرب بحرام ہے۔ تنویر الابصار، ہدایہ آخرین، ص ۳۸۴ میں بھی ہے اور عام کتب میں کل مکروه حرام عند محمد و عندهما الی الحرام اقرب اور عند التحقیق یہ بھی صرف اطلاق لفظ کا فرق ہے معنی سب کا ایک ہے، خود امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام ابو یوسف سے ناقل ہیں کہ انہوں نے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی،

اذا قلت فی شئی اکرهه فما رایك فیه؟ قال التحریم (ذکره فی رد المحتار عن شرح ابن امیر الحاج عن مبسوط الامام محمد) جب آپ کسی شے کو مکروہ فرمادیں تو اس میں آپ کی کیا رائے ہوتی ہے؟ فرمایا، حرام ٹھہرانا۔

اور علامہ حسن بن عمار شرنبلانی حنفی فرماتے ہیں، والمکروه تحریما الی الحرمة اقرب و تعاد الصلوة وجوبا (ملخصا) (مراقی الفلاح، ص ۲۰۷ مصر) مکروہِ تحریمی حرمت سے زیادہ قریب ہے، کراہتِ تحریم سے نماز کا اعادہ واجب ہے نیز بحر العلوم حضرت علامہ محمد عبد العلی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اجمع المشائخ جمهورهم علی ان کل صلوة ادیت مع کراهة التحریم اومع ترک الواجب یجب الاعادة جمہور مشائخ کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو نماز کراہتِ تحریم یا ترکِ واجب سے ادا کی جائے اس کا اعادہ واجب ہے۔

مذکورہ بالا عبارات سے معلوم ہوا کہ داڑھی منڈانے اور کترانے والا یعنی حدِ شرع سے کم رکھنے والا فاسق معلن ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ ہاں داڑھی منڈانے والا اور ایک مشت سے کم کرنے والا اس فعلِ قبیح سے توبہ کرلے تو اسی وقت سے اس کی امامت جائز ہے اور وہ عالم جس کی داڑھی کے بال ابھی بڑھ رہے ہیں اور کترواتا نہیں یا کسی بیماری کی وجہ سے خود بخود گرتے رہتے ہیں اگرچہ ایک مشت نہ ہوں تو اس کی امامت بالاتفاق جائز و صحیح ہے۔

صلوا خلف کل بر و فاجر والی حدیث یا اس کے ہم معنی دوسری احادیث قطع نظر اس بات سے جو کہ محدثین وعلماء نے ان روایتوں کے متعلق کہی۔ جیسا کہ علامہ عبدالعزیز پیہاروی نبراس شرح عقائد میں فرماتے ہیں، ذکر السخاوی طرق ھذ الحدیث واھیة کلھا کما صرح بہ غیر واحد من العلماء واصحھا حدیث مکحول عن ابی ھریرة و فیہ انقطاع لان مکحولا لم یدرک ابا ھریرة انتھیٰ و قال المجد اللغوی لم یصح فی ھذا الباب حدیث (شرح عقائد، ص۵۴۴)

جامع صغیر، ج ا ص ۴۵ میں امام سیوطی اس حدیث کے متعلق ضعف کی علت لکھتے ہیں، تلقی امت بالقبول اور تعددِ طرق کے اعتبار سے حجت ہونے کی بناپر غرض ہے کہ یہاں لفظ صَلُّوْا اور لفظ کُلّ حقیقی معنی میں مستعمل نہیں بلکہ مجازی معنی میں مستعمل ہیں کیونکہ صَلُّوْا امر کا صیغہ ہے اور کتبِ اصول میں صاف مذکور ہے، الامر للوجوب تو اس حقیقی معنی کے اعتبار سے معنی یہ ہوگا کہ ہر فاسق فاجر پیچھے نماز پڑھنا واجب ہے۔ (ولم یقل بہ احد من العلماء ۱۲) یہ تو مطلب فقہاء کی تصریحات کے خلاف ہے کیونکہ فقہاء یا تو کراہت کا قول کرتے ہیں یا عدم جواز کا۔ جیسا کہ یہ امر اہل فہم سے مخفی نہیں اور یہاں لفظ کُلّ بھی استغراق حقیقی کیلئے نہیں، جیسا کہ فقہاء کی کتب سے روشن ہے اور واضح ہے کہ کتنے افراد کے پیچھے نماز ناجائز قرار دیتے ہیں اور بہت سے اشخاص کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں (کما مر نبذة منہ) بالآخر حدیث کا صحیح مطلب وہ ہے جو شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت علیہ الرحمة نے بیان فرمایا:

☆ زمانہائے خلافت میں سلاطین خود امامت کرتے تھے اور حضور عالم ما کان وما یکون (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو معلوم تھا کہ ان میں فاسق و فجار بھی ہوں گے کہ ستکون علیکم امراء یؤخرون الصلوٰة عن وقتھا اور معلوم تھا کہ اہل صلاح کے قلوب ان کی اقتدا سے تنفر کریں گے اور معلوم تھا کہ اُن سے اختلاف آتش فتنہ کو مشتعل کرنے والا ہوگا اور دفعِ فتنہ اقتدائے فاسق سے اہم واعظم تھا۔ قال اللّٰہ تعالیٰ: والفتنة اکبر من القتل لہٰذا دروازۂ فتنہ بند کرنے کیلئے ارشاد ہوا: صلوا خلف کل بر و فاجر یہ اس باب سے ہے من ابتلی ببلیتین اختار اھو نھما اور فقہاء کا قول تجوز الصلوٰة خلف کل بر و فاجر اسی معنی پر ہے جو اوپر گزرے، بلفظہ (فتاوٰی رضویہ، ج۳ ص۲۰۶، ۲۰۷)

☆ اوراس حدیث کے ماتحت مرات شرح مشکوۃ میں ہے،فقہاء فرماتے ہیں کہ فاسق کوامام بنانا منع ،لیکن اگر وہ امام بن چکا ہو تو اس کے پیچھے نماز جائز۔اس مسئلہ کا ماخذ یہ حدیث ہے۔خیال رہے کہ یہاں فاسق سے مراد بدعمل ہے نا کہ بد مذہب۔ نیز اگر فاسق نماز میں بدعملی کر رہا ہے جس سے خوداس کی نماز مکروہِ تحریمی ہورہی ہے،اس کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں،جیسے کوئی مرد سونا،ریشم پہن کر یا داڑھی منڈوائے۔نماز پڑھائے کیونکہ جونماز مکروہِ تحریمی فعل کے ساتھ ادا کی جائے اس کا لوٹانا واجب۔ یہاں حدیث میں فاسق سے مراد وہ ہے جونماز میں فسق نہ کرتا ہو۔ (مرات شرح مشکوۃ،ج۲ص۲۰۰)

اگر کسی صاحب نے امامت فاسق کے متعلق بعض فقہاء کے تجوز الصلوٰۃ ، جازت الصلوٰۃ یا الصلوٰۃ جائزۃ والے اقوال کو دیکھ کر یہ سمجھ رکھا ہو کہ جب جواز ثابت ہوا تو کراہت کہاں اور اعادہ کیسا؟ تو وہ خوب سمجھ لے کہ جواز اور کراہت میں نسبت تباین نہیں اور اسی طرح جواز اور اعادہ میں بھی نسبت تباین نہیں بلکہ بعض مقامات میں جوازِ صلوٰۃ اور کراہتِ صلوٰۃ نیز جوازِ صلوٰہ اوراعادہ صلوٰۃ جمع ہوجاتے ہیں۔دیکھواور غور سے دیکھو فقہ حنفی کی مشہور معروف کتاب ہدایہ شریف میں صاحبِ ہدایہ بعض مکروہات صلوٰۃ ذکر کر کے فرماتے ہیں۔ والصلوٰۃ جائزۃ فی جمیع ذالك لاستجماع شرائطھا و تعاد علیٰ وجه غیر مکروہ و ھو الحکم فی کل صلوٰۃ ادیت مع الکراھۃ التحریم (ہدایہ اولین،ص۱۱۲)

صاحب ہدایہ کے اس جملہ ھو الحکم فی کل صلوٰۃ ادیت مع الکراھۃ کے بعد صاحب غایہ رقم طراز ہیں: کما اذا ترك واجبا من واجبات الصلوٰۃ (غایہ علی ہامش فتح القدیر،ج۱ص۲۵۹طبع مصر۔وبین سطورالہدایہ،ج۱ص۱۲۲) محقق علی الاطلاق علامہ ابن ہمام،صاحبِ ہدایہ کے لفظ (و تعاد) کی شرح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: صرح بلفظ الوجوب الشیخ قوام الدین الکاکی فی شرح المنار وا لفظ الشرح المذکور (ای الھدایۃ) اعنی قوله و تعاد یفیده ایضا علیٰ ما عرف والحق التفصیل بین کون تلك الکرھۃ کراھۃ تحریم فتجب الاعادۃ او تنزیه فتستحب فان کراھۃ التحریم فی رتبۃ الواجب (فتح القدیر،ج۱ص۲۹۵طبع مصر وحاشیہ ہدایہ رقم ۱۲۳)

مذکورہ بالاعبارات سے خوب واضح ہوا کہ پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیارے اسوہ حسنہ کے تارک یعنی داڑھی منڈانے والے یا قبضہ سے کم رکھنے والوں کو جری کرنے والا،دین فروش،معاند،فقہاء کے تجوز الصلوٰۃ وغیرہ کے الفاظ سے مطلب کشیدہ کرنے والا اِن الفاظ سے کراہتِ صلوٰۃ اوراعادہ نماز کی نفی نہیں کرسکتا کیونکہ حسب تصریحاتِ فقہاء مذکور جوازِ صلوٰۃ اور کراہۃ تحریم ہوتے ہیں نیز جوازِ صلوٰۃ اور اِعادۂ صلوٰۃ بطورِ وجوب جمع ہوتے ہیں۔

ایک اور شبہ کا ازالہ

بعض سلف کا فاسقوں کے پیچھے نماز پڑھنا ان تین امور سے کسی ایک امر پر مبنی تھا۔

(۱) دفعِ فتنہ (۲) عدم اقتدا کی وجہ سے ترک فرض کا لازم آنا (۳) جبر۔

التعلیق المجلی میں ہے:

وكان الصحابة يصلون خلف الحجاج وهو افسق زمانهٖ لٰكنه كان فى حكم الاكراه كذا فى فتح المنان فى تائيد مذهب النعمان (التعلیق،ص۳۷۳) وهذا مفاد كلام صاحب الغنيه

قول فیصل

امامتِ فساق کی نسبت قول فیصل جس سے تمام احادیث اور تمام اقوالِ علماء میں تطبیق ہو جاتی ہے اور کسی ایک فقیہ کی عبارت اور کسی ایک حدیث کا خلاف نہیں ہوتا وہ یہ ہے کہ فاسق دو قسم ہے معلن و غیر معلن۔ فاسقِ مُعلن کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہے كما بينا اور فاسق غیر معلن کے پیچھے نماز بکراہت تنزیہہ ہے كما فى الدر وغیرہ شیخ الاسلام سیّدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، امامت فساق کی نسبت علماء کے دونوں قول ہیں۔ کراہتِ تنزیہہ كما فى الدر وغیرہ اور کراہت تحریمی كما فى الغنيه وفتاوى الحجة والتبيين والشر نبلالية و ابى سعود والطحطاوى على مراقى الفلاح وغيرها اور ان میں توفیق یہ ہے کہ فاسقِ غیر مُعلن کے پیچھے مکروہِ تنزیہی اور معلن کے پیچھے تحریمی، جن صورتوں میں کراہت تحریمی کا حکم ہے۔ صلحاء و فساق سب پر اعادہ واجب ہے۔ جب مبتدع یا فاسق معلن کے سوا کوئی امام نہ مل سکے تو منفرداً نماز پڑھیں کہ جماعت واجب ہے اور اس کی تقدیم ممنوع بکراہت تحریم اور واجب مکروہ تحریم دونوں ایک رُتبہ میں ہیں ودرء المفاسد اهم من جلب المصالح ہاں اگر جمعہ میں دوسرا امام نہ مل سکے تو پڑھیں کہ وہ فرض ہے اور فرض اہم ہے اسی طرح اگر اس کے پیچھے نہ پڑھنے میں فتنہ ہو تو پڑھیں اور اعادہ کریں کہ الفتنة اكبر من القتل (واللہ تعالیٰ اعلم) (فتاویٰ رضویہ، ج۳ص۲۷۳)

طالب دعاء خیر: محمد منظور احمد فیضی خادم مدرسہ مدینۃ العلوم فیض آباد اوچ شریف حال مہتمم جامعہ فیضیہ احمد شرقیہ ضلع بہاول پور۔